ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۷	مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؞

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؞

آج سمال ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب کا آخری دن تھا وارڈ نمبر ۵ سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ بلا مقابلہ منتخب ہوئے وارڈ نمبر ۶ کے امیدوار چودھری عبد الرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار کے حق میں چونکہ دوسرا امیدوار دستبردار ہو گیا۔ اس لئے وہ بھی بلا مقابلہ منتخب ہوئے

کئی دنوں کی گرمی کے بعد آج کافی بارش ہوئی ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں

"اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں۔ کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں۔ اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور خدا سے لاپرواہ ہے۔ اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے۔ جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو۔ یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی۔ اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ اور تم خدا سے برکت پاؤ ؞ (کشتی نوح)

جماعت احمدیہ کیلئے ایک بہت بڑی خوشخبری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ہنگری کی ایک قابل اور معزز خاتون کا خط

ایک سابق گورنر کی صاحبزادی نے احمدیت قبول کی

چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی احمدی مجاہد مقیم بوڈاپسٹ کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی کامیابی عطا کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ان کی سابقہ خوش کن رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ حال میں ان کا جو خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہونچا ہے۔ وہ ایک بہت بڑی خوشخبری لایا ہے۔ احباب کو جہاں اس خوشخبری پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ وہاں اپنے مجاہد بھائی کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ہنگری میں احمدیت کا جھنڈا پوری شان کے ساتھ گاڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بیش از پیش کامیابی بخشے:۔

چودھری صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔ " بوسنیا اور ہرزوگونیا کے سابق گورنر His Excellency J. Kulajta کی صاحبزادی صاحبہ بوڈاپسٹ کے مشہور Zoltan Pensio (سلطان محل) کی مالکہ ہیں۔ بیرونجات سے آنے والے معزز ین اکثر Zoltan Pensio میں آکر ٹھہرتے ہیں۔ ایک غیر ملکی سفیر کو تبلیغ کرنے کی غرض سے خاکسار بھی یوم التبلیغ کو سلطان محل میں گیا۔ اور وہاں پر خاتون موصوفہ کو بھی تبلیغ کی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً احمدیت کے لٹریچر۔ اخبارات اور خطوط کے ذریعہ تبلیغ کرتا رہا۔ اب ممدوحہ نے احمدیت قبول کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بیعت کا خط ارسال کر دیا ہے۔

قبول احمدیت کے بعد آپ نے اپنے اقرباء کو تبلیغی خطوط لکھے ہیں۔ جن کا سرنامہ و عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل شعر کا ترجمہ رکھا ہے " آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ، لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے "

خاتون موصوفہ ایک قابل لیکچرار ہیں۔ اور تمام سوسائٹیوں میں تبلیغ حق کرنے کی اس لحاظ سے بھی قابل ہیں۔ کہ آپ یورپ کی آٹھ نو زبانوں کی ماہر ہیں۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ روسی۔ ہنگری۔ رومانوی۔ سیلو۔ سروی اور اطالوی زبانوں میں تقریر و تحریر کر سکتی ہیں۔

میں ہنگری کے معزز طبقہ کے افراد میں خصوصیت سے تبلیغ کر رہا ہوں۔ موسم گرما کی وجہ سے بعض اصحاب جو زیر تبلیغ تھے۔ رخصتوں پر چلے گئے ہیں۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ، نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار (المسیح الموعود)

خاتون موصوفہ کے خط کا عکس کسی اگلے پرچہ میں دیا جائیگا۔ اس وقت اس کا ترجمہ ذیل کیا جاتا ہے۔ تحریر فرماتی ہیں:۔

بحضور حضرت امیر المومنین! السلام علیکم! مسٹر ایاز کے ذریعہ مذہب اسلام کے متعلق معلومات میں اضافہ کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں نے اسلام کے حقیقی محاسن کو احمدیت کی روشنی میں ہی پایا ہے۔ میں پہلے سے مسلمان ہوں۔ اور میرا خاندان بھی ایک مشہور مسلمان تھا۔ میرے والد Kulejta جو بوسنیا اور ہرزوگونیا کے گورنر تھے۔ اس ملک کے مشہور مسلمانوں میں سے تھے۔

آج میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوتی ہوں۔ میں دین کو تمام دنیاوی امور پر مقدم رکھوں گی۔ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتی ہوں۔ اور درخواست کرتی ہوں۔ کہ حضور میری دینی اور دنیاوی بھلائی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس ملک میں اسلام کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے " خاکسار Aranka Kulajta

---

احباب جماعت سے درخواست دعا

جناب حافظ عبد الحمید صاحب آف منصوری چند یوم سے کاربنکل نکل آنیکی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے پرزور درخواست ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے سلسلہ کے دیرینہ مخلص خادم کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔
خاکسار محمد اسحٰق۔ پشاور چھاؤنی

اخبار احمدیہ

نسخہ جات کی ضرورت

(۱) میرے برادر خورد کو تپ دق کی شکایت ہے اگر کوئی احمدی بھائی مجرب نسخہ تجویز فرما کر مجھے پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ تو میں ان کا بہت مشکور ہونگا۔ احمد الدین درزی ساکن بارمو نے براستہ پونچھ ڈاکخانہ کوٹلی ضلع میرپور گجرات

(۲) میری لڑکی کی دونوں آنکھوں میں پھولا ہو گیا ہے۔ آنکھیں ۱۲ روز سے بند ہیں ایک آنکھ کے متعلق تو ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے۔ دوسری کے لئے کچھ امید دلاتے ہیں۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو اس بیماری کے دفعیہ کے لئے کوئی دوا معلوم ہو۔ تو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ غلام مصطفےٰ معرفت شاہ شکیل احمد مسلم ہوسٹل پٹنہ کالج ڈاکخانہ بانکی پور

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ چار ماہ سے سخت بیمار تھیں۔ اب خدا کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار بشارت احمد امروہوی۔ قادیان (۲) والد محترم ملک نواب الدین صاحب بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جامعی کو گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مگر ابھی پوری صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ خاکسار صلاح الدین خالد۔ قادیان۔ (۳) عاجز کی بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی کامل صحت یابی کے لئے احباب دعا کریں۔ محمد علی گوجرانوالہ

(۴) اہلیہ صاحبہ حافظ مبین الحق صاحب چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل صدیقی۔ قادیان۔

(۵) خاکسار کے بھائی عبد الباری صاحب اور ماموں محمد احسن خانصاحب امسال ماہ دسمبر میں سینئر کیمبرج کے امتحان میں شریک ہونگے احباب سے ہر دو کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار اقبال احمد خان قادیان

(۶) خاکسار ایک عرصہ سے مصائب میں مبتلا ہے نیز خاکسار کے والد صاحب اور اہل و عیال بیمار ہیں۔ مصائب سے مخلصی اور مریضوں کی صحت کیلئے احباب دعا کریں۔ خاکسار عطا محمد خضر آباد ضلع انبالہ۔ (۷) احباب میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کو دور کر کے متقی اور سچا مومن بنا دے۔ اور میری آرزوؤں کو جو دین کی خدمت کیلئے ہیں پورا کرے۔ خاکسار راجہ محمد صادق احمدی پور ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ رجمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

ہسپانیہ میں فسطائیت اور اشتراکیت کا تصادم
اور
دولِ یورپ

قارئینِ کرام کو معلوم ہے۔ کہ ہسپانیہ جو کسی زمانہ میں اسلامی تمدن کا گہوارہ رہ چکا ہے۔ اور جس کی سرزمین جس کے کوہستان اور جس کے آثار عتیقہ آج بھی اس عظیم الشان اسلامی جرنیل طارق کی یاد دلا رہے ہیں۔ جس نے آج سے بارہ سو پچیس سال قبل جبل الطارق کی چوٹی پر کھڑے ہو کر خدائے واحد و قدوس کا نام بلند کرتے ہوئے اسلامی عَلم لہرایا تھا۔ ان دنوں عیسائی تہذیب و تمدن کی ہلاکت آفرینیوں کے باعث شدید اندرونی جنگ میں مبتلا ہے۔ اور باہمی جنگ و جدال اور محاربہ و قتال کی شعلہ باریوں اور آتش ریزیوں نے اس کے خرمنِ امن کو جلا کر بھسم کر رکھا ہے ایک طرف اشتراکی حکومت ہے۔ اور دوسری طرف فسطائیت کے دلدادہ باغی۔ فریقین سازوسامان سے لیس اور اسلحہ سے مسلح ہو کر ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں ملک کے کچھ حصہ پر حکومت کی فوجیں قابض ہیں۔ اور بعض شہروں اور علاقہ پر باغی افواج مستقط ہیں۔ جنگ کے شعلے پوری شدت سے بھڑک رہے ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فتح کس کی ہوگی۔ باایں ہمہ اس امر کا اندازہ ابھی سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ خانہ جنگی اسی طرح جاری رہی۔ تو یورپ کے دوسرے ملکوں پر بھی اثر انداز ہونے سے باز نہ رہے گی۔ اور کئی ایک ملکوں کے لئے یہ بات نہایت مشکل ہو جائے گی۔ کہ اپنے آپ کو اس جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آنے سے بچا سکیں۔ اگرچہ رائٹر کی وساطت سے موصول شدہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کی عدم مداخلت کے متعلق تجاویز کی کامیابی کا پورا پورا امکان ہے۔ لیکن جہاں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہسپانیہ کی اس ملکی کشمکش سے علیحدگی میں یورپ کا مفاد مضمر ہے۔ وہاں ہسپانیہ کی باہمی کشمکش میں ایسے عناصر کی موجودگی سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جو عین ممکن ہے۔ کہ دول وملل فرنگ کے لئے علیحدہ رہنا ناممکن بنا دیں۔

دراصل ہسپانیہ کی یہ خانہ جنگی دو اصول فسطائیت اور اشتراکیت کے درمیان ہے۔ جو ایک دوسرے پر غلبہ اور فوقیت حاصل کرنے کے لئے باہمد گر نبرد آزما ہیں۔ اور یہ وہ اصول ہیں۔ جن میں نہ صرف اہلِ ہسپانیہ کے عوام الناس کے خیالات منقسم ہیں۔ بلکہ کم و بیش یورپ کے تمام ملکوں میں لوگوں کے خیالات انہی نظریوں میں سے کسی ایک پر قائم ہو کر ان میں اختلافات کی ایسی وسیع خلیج حائل کر چکے ہیں۔ جسے پاٹنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہسپانیہ کی اس خانہ جنگی نے اقوام یورپ کے تمام حلقوں میں ایک ارتعاش پیدا کر رکھا ہے۔ اور لوگوں میں ہسپانیہ کی دونوں متحارب جماعتوں کے متعلق کسی نہ کسی جماعت سے اگر عملی طور پر نہیں۔ تو ذہنی طور پر ضرور ہمدردی پیدا کر دی ہے۔ اٹلی فسطائی ملک ہے۔ اسی طرح جرمنی آسٹریا۔ اور ہنگری کے ملک بھی معنوی طور پر اسی قسم کے نظریہ کے حامی ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر ان اقوام کی ہمدردی ہسپانیہ کی فسطائی افواج سے ہے۔ جو حکومت کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور باوجود اس بات کے کہ ان ملکوں نے فرانس کی تجاویز غیر جانبداری سے کسی حد تک اتفاق کیا ہے۔ بعض اطلاعات سے جو موصول ہوئی ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی باغیوں کی امداد کر رہے ہیں چنانچہ چند دن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جبل الطارق سے آنے والے مسافرین نے حلفیہ بیان دیا۔ کہ باغیوں کے پاس اکثر طیارے اطالیہ اور جرمنی کے بنے ہوئے ہیں۔ اور ایک اور خبر سے جو اخبار "نیو یارک ٹائمز" لنڈن نے شائع کی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کے پچیس بڑے بمبار طیارے اور چند چھوٹے طیارے باغیوں کی امداد کے لئے ہسپانیہ پہنچ چکے ہیں۔

اس کے برعکس یہ امر بھی بالکل قرینِ قیاس ہے۔ کہ روس اور فرانس کی ہمدردی ہسپانیہ کی سرکاری افواج سے ہو کیونکہ روس تو سر تا سر ایک اشتراکی ملک ہے اور فرانس میں بھی اشتراکی گورنمنٹ قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر ہسپانیہ میں فسطائیت کا غلبہ اور اشتراکیت کی شکست ان ممالک کو ناگوار گزرے گی۔

یہاں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ گورنمنٹ فرانس کی برسرِ اقتدار پارٹی اگرچہ اشتراکی ہے۔ لیکن اس میں ایک عنصر ایسا بھی ہے۔ جو فسطائیت کا حامی ہے۔ اور ہسپانیہ کے واقعات کا بنظرِ تعمق مطالعہ کر رہا ہے اور حالات کی رفتار کا پورا پورا جائزہ لے رہا ہے ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت فرانس کا غیر جانبداری پر زور دینا صلح و امن کے قیام کے جذبہ کے ماتحت نہیں۔ بلکہ اس کا محرک یہ اختلاف ہے۔ جو حکومتِ فرانس کی صفوں میں پایا جاتا ہے۔

یہ تمام حالات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی یورپین ممالک پر اثر انداز ہو کر انہیں رفتہ رفتہ اس منزل کی طرف لے جا رہی ہے۔ جہاں پہونچکر ان کو مجبوراً غیر جانبداری کے اصل کو خیر باد کہدینا پڑے گا۔ اور فرانس کی یہ کوشش کہ ہسپانیہ کے معاملہ میں کامل غیر جانبداری کے اصل کو اختیار کیا جائے۔ ناکام رہیگی۔

علاوہ ازیں ہسپانیہ کی سرکاری اور باغی افواج کے درمیان تصادم کی عجیب نوعیت کے لحاظ سے یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں کہ اس جنگ کے دوران میں کوئی ایسا بین الاقوامی حیثیت کا واقعہ رونما ہو جائے جو بعض دول فرنگ کی مداخلت کو کسی نہ کسی رنگ میں ممکن بنا دے۔ اس قسم کے واقعات قبل ازیں بھی رونما ہو چکے ہیں۔ برطانی اور جرمن جہازوں پر ہسپانوی طیاروں کی بمباری ایک برطانی بحری کپتان کی ہلاکت۔ پرتگال کی سرحد پر سرکاری افواج کا جارحانہ طرزِ عمل اور اس قسم کے اور واقعات ایسے ہیں۔ جو ہسپانیہ کے اس محاربہ کی جداگانہ حیثیت کو بین الاقوامی حیثیت میں بدل سکتے ہیں۔ چنانچہ پرتگال کی سرحد کے واقعات سے متاثر ہو کر حکومت پرتگال نے ہسپانیہ کی اشتراکی فوجوں کے اس طرزِ عمل کی مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے پرتگال کی سرحدات کو عبور کر کے ایک ہسپانوی افسر کو جو حدود پرتگال میں پناہ گزین تھا۔ گولی کا نشانہ بنانے اور پرتگالی مزدوروں کو جو کھیتوں میں کام کر رہے تھے فائر کرنے کی دھمکی دے کر اختیار کی۔ اور ساتھ ہی دوسری حکومتوں کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی ہے۔ کہ اگر کوئی مؤثر اقدام نہ کیا گیا تو اس امر کا خدشہ ہے کہ ہسپانیہ کی آگ پرتگال تک پہنچ جائے۔

یہ تمام واقعات اس امر کو بالکل ممکن بنا رہے ہیں۔ کہ دول یورپ فرانس کو ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں عدم مداخلت کا یقین دلانے کے باوجود اس سے منحرف ہو جائیں۔ اور ایک ملک کی مداخلت دوسرے ملکوں کو چار و ناچار آتشِ جنگ میں گھسیٹ لائے گی۔ اور عجب نہیں کہ یہ چنگاری اس طرح بھڑک اٹھے کہ ایک طرف اشتراکیت اور دوسری طرف

ذکر و فکر

توبہ سے زیادہ سخت اور کونسی سزا ہے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

عیسائی اور آریہ صاحبان یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے مذاہب کے مطابق کوئی گناہ معاف نہیں ہوسکتا۔ اور ضروری ہے۔ کہ انسان کو اس کے ہر گناہ کی سزا ملے۔ اس لئے عیسائیوں کو کفارہ کی پناہ لینی پڑی۔ اور انہوں نے اپنے گناہ خدا کے فرزند پر لاد دیئے۔ اور پھر وہ جہنم میں چند روز کے لئے داخل ہوا۔ تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ ٹھہرے۔ دوسری طرف آریہ صاحبان کو تناسخ ایجاد کرنا پڑا۔ تاکہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں ہر قسم کی جونوں میں چکر کھاتے اور تکلیفیں اٹھاتے پھریں۔ برخلاف اسکے ایک مسلمان کہتا ہے۔ کہ میرا خدا میرے گناہ معاف کرسکتا ہے۔ وہ سزا بھی دیتا ہے۔ مگر اس میں عفو کی بھی طاقت ہے۔ اور ایک اعلےٰ طریقہ معافی کا اس نے یہ بھی مقرر کیا ہے۔ کہ انسان اس گناہ سے سچی توبہ کرے۔

لیکن اس توبہ کے لفظ کو دوسرے مذاہب والوں نے ایک تمسخر بنا رکھا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ پہلے تو گناہ کر لیا پھر منہ سے توبہ توبہ کہدیا چلو گناہ معاف ہوگیا۔ گناہ تو تبھی معاف ہوسکتا ہے جب اسکی سزا انسان کو ملے۔ اور جو نازیبا فائدہ اس نے کی تھی۔ اس کے تلخ معاوضہ کو وہ خود چکھے ورنہ توبہ کا لفظ صرف ایک بہانہ اور طفل تسلی ہے۔ اور ایک دھوکا ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں پر اور دلیر ہوجاتا ہے۔ اور وہ مذہب سچا نہیں ہوسکتا۔ جس میں گناہ کی سزا نہ ہو۔ بلکہ صرف توبہ توبہ کہدینے سے وہ گناہ معاف ہوجائے۔

دراصل یہ سارا اعتراض توبہ کے معنے نہ سمجھنے سے پیدا ہوا ہے۔ اور نیز اس خیال سے پیدا ہوا ہے۔ کہ اسلام گناہ کو بے سزا کے چھوڑ دیتا ہے۔ اگر توبہ کے حقیقی معنے اور گناہ کے سزا کی نوعیت معترض پر واضح ہوجائے۔ تو امید ہے۔ کہ پھر ایسے اعتراض کی گنجائش نہ رہے میں اس مسئلہ کو دلائل سے نہیں۔ بلکہ مثال سے واضح کرتا ہوں کیونکہ مثال کو انسان دلائل کی نسبت زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

مثال نمبر ۱

مسٹر متلاشی مسیح نے اپنے دفتر کی رقم میں سے کچھ روپیہ غبن کیا۔ چونکہ پہلی بار ایسا کیا تھا۔ ان کی ضمیر نے ملامت کی اور وہ سیدھے پادری صاحب کے پاس پہنچے۔ اور کہا کہ مجھ سے ایک بُرا کام ہوگیا ہے۔ آپ مجھے مشورہ دیں۔ کہ کیا کروں انہوں نے کہا کہ تم سچے دل سے خداوند مسیح پر ایمان رکھو۔ وہ تمہارے سب بوجھ اٹھالیگا اس پر متلاشی مسیح صاحب نے آمنّا وصدقنا کہا۔ اور سارے گناہ کا بوجھ ان کے دل پر سے دور ہوگیا۔ اور انکی تسلی ہوگئی۔ کہ جب میرے گناہ کا اٹھانیوالا موجود ہے۔ پھر مجھے کیا فکر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ اپنے بداعمال میں اور دلیر ہوگئے اور دل کھول کر ہر ناجائز آمدنی پر ہاتھ مارنے لگے۔ اور اس بات پر مطمئن ہوگئے۔ کہ ایک عیسائی کیلئے کوئی گناہ گناہ ہی نہیں۔ اور اس طرح کفارہ ان کی اصلاح کرنے میں نہبل ہُوا۔

مثال نمبر ۲

مہاشہ اشنی لال نے بعض بداطوار دوستوں کے اثر کی وجہ سے ایک ناشائستہ مجلس میں شمولیت اختیار کی۔ اور حالات کا اثر ایسا ہوا۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ ہی وہ بھی بدکاری میں ملوث ہوگئے۔ مگر چونکہ ایک بڑا گناہ کیا تھا۔ ان کو صبر نہ آیا۔ اور سیدھے سوامی دھوکا نند صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہ مجھ سے ایک بڑا پاپ سرزد ہوگیا ہے۔ مجھے کوئی صلاح دیں۔ سوامی جی نے تفاصیل سُنکر کہا۔ کہ شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ جو عورت ایسا پاپ کرے وہ دوسرے جنم میں گائے پیدا ہوگی۔ مرد کے بارے میں صراحت نہیں۔ شاید وہ سانڈ پیدا ہو۔ یا ایسا ہی کوئی اور جنم لیتا ہو۔ مہاشہ جی نے کہا۔ کہ آئندہ جنم کی بابت میں نہیں پوچھتا۔ اب کیا کروں۔ اس پر سوامی صاحب سر ہلا کر بولے۔ کہ اب تو جو کر چکے سو کر چکے۔ وہ تو معاف ہوتا نہیں۔ اور آئندہ جو جنم ہوگے وہ رکتا نہیں۔ یہ سنکر بیچارے واپس آگئے اور اپنے دوستوں کے سامنے یہ حال سنایا تو وہ کہنے لگے کہ بھئی وہ جنم تو جب آئیگا سو آئیگا۔ تم اب کیوں ایسے پرہیزگار بنتے ہو۔ اب تو تم نے سانڈ بننا ہی ہے وہ سزا تو ٹل نہیں سکتی۔ اس دنیا کے مزے کیوں چھوڑتے ہو۔ ایک جنم بیل بنے یا سو جنم۔ سب برابر ہے۔

چنانچہ مہاشہ جی نے بھی سمجھ لیا۔ کہ جو ہوگیا اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ اور آئندہ جو ہوگا دیکھا جائیگا۔ اگر بیل یا سانڈ بھی بن گئے۔ تو بھی کیا نقصان ہے۔ اسلئے وہ بھی بے پروا ہو کر دُنیا کی بداعمالیوں میں غرق ہوگئے۔ اور آریہ مت ان کو پاک نہ کرسکا۔ اور نہ آئندہ ان کی اصلاح ہوئی

مثال نمبر ۳

اب شیخ عبدالتواب صاحب کا حال سنیئے۔ یہ صاحب ایک متمول باپ کے وارث ہوئے لیکن تعلیم دینی اچھی تھی۔ اور بزرگوں کی صحبت کا فیض حاصل کرچکے تھے۔ باپ کی دولت ملتے ہی حسب معمول آوارہ گرد ان کے گرد بھی جمع ہونے شروع ہوئے اور رفتہ رفتہ بُری صحبت اور آزادی کی وجہ سے یہ بھی پھسل پڑے۔ چنانچہ ایک دن یہاں تک نوبت پہونچی کہ شراب نوشی تک کا ارتکاب کرلیا۔ فطرت نیک تھی۔ اور دین کا علم دل میں محفوظ۔ نشہ اترنے کے بعد تین دن سرگردان رہے۔ اپنی حالت اور اپنے خاندان کی حالت اور اپنے گناہ اور اپنی تعلیم اور ان باتوں کے نتائج پر غور کیا۔ تو نہایت پریشان ہوئے اور سوچنے لگے کہ کیا کیا جائے۔ یہ دستہ تو ہلاکت کا ہے۔ اور چند دن میں مال صحت عزت اور خاندان سب کی تباہی ہے اور سب سے زیادہ خدا کی ناراضی۔ اس وقت ان کے استاد صوفی حقیقۃ الدین کی تعلیم ان کے کام آئی۔ اور انہوں نے اٹھکر پہلے غسل کیا۔ پھر اپنے کمرے کا دروازہ بند کرکے نفل نماز میں کھڑے ہوگئے۔ اور نہایت گریہ وزاری اور عجز و انکسار سے اس نماز کے ہر رکن کو ادا کیا۔ سر جھکا ہوا تھا۔ اور آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں تھے۔ قیام میں نہایت عاجزی سے یہ دعا کی کہ یا اللہ میں نے بڑا گناہ کیا ہے۔ تیرے حکم کی مخالفت کی اور اپنے نفس پر سخت ظلم کیا۔ میں اپنی نالائقی کا اقرار کرتا ہوں۔ میں سخت نادم اور شرمندہ ہوں مجھے معاف کر اور درگذر فرما۔ میں نالائق کمزور اور بے سمجھ بندہ ہوں۔ میری چشم پوشی اور پردہ پوشی فرما۔ اس در کے سوا اب کہاں معافی مانگنے جاؤں کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ غرض بڑے سوز و گداز سے وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتے اور اپنے خدا سے معافی مانگتے رہے۔ رکوع میں گئے۔ تو اس سے بھی زیادہ رقت تھی۔ اور بار بار عاجزانہ کہتے تھے۔ کہ اے میرے خداوند جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ آئندہ ساری عمر کبھی ایسا فعل پھر نہیں کرونگا۔ کبھی نہیں کرونگا۔ کبھی نہیں کرونگا۔ کبھی نہیں کرونگا اور پکا عہد کرتا ہوں۔ کہ اگر انسان کی نسل اور مسلمان کا فرزند ہوں۔ تو اب ہرگز ہرگز ایسی بات کے پاس بھی نہیں پھٹکونگا۔ اے میرے رب میں سچے دل سے تیری ہی قسم کھا کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے پھر ایسی غلطی سرزد نہ ہوگی مجھے معاف کر۔ کہ تو غفور رحیم ہے۔ اور مجھے طاقت دے کہ میں اپنے توبہ کے عہد پر قائم رہوں۔ کہ تیرے فضل اور رحم کے سوا میں کمزور ہُوں۔ سجدہ میں گئے۔ تو سوز و گداز اور بھی زیادہ ہوگیا۔ اور سر نیاز کو زمین پر رکھتے ہی عبدالتواب کی چیخیں نکل گئیں۔ اور انہوں نے اپنے رب کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر عرض کیا۔ کہ اے میرے اللہ! جو کچھ سرزد ہو چکا۔ اسے معاف فرما۔ اور آئندہ کے لئے توفیق دے۔ کہ پھر ایسی بات میں مبتلا نہ ہُوں۔ اور میرے عہد کو نباہنے میں میری مدد کر۔ جو غلطی کرچکا ہُوں۔ وہ پھر نہ کروں۔ اور اس کی جو سزا ہے۔ اس سے مجھے محفوظ رکھ۔ کیونکہ تو معاف کرنے پر بھی ویسا ہی قادر ہے۔ جیسا سزا دینے پر۔ مجھے اپنے اعمالنامہ سے اس بُرے عمل کے دھونے کے لئے توفیق دے۔ تا میں اس کے مقابل بہ کثرت سے نیک عمل کروں۔ اور تیری مخلوقات کو بھی جو اسی طرح کی گندگیوں میں پڑی ہے۔ ایسے گناہوں سے نکالوں اور انکی زندگی کو درست بناؤں

غرض شیخ عبدالتوّاب کی وہ سزائے توبہ کیا تھی۔ وہ ان تمام سزاؤں سے بہت سخت سزا تھی۔ جو کوئی گورنمنٹ یا پولیس یا برادری۔ یا حاکم کسی مجرم کو دے سکتے ہیں۔ بلکہ ان سزاؤں سے تو مُلزم بچنا چاہتا ہے۔ اور اگر دی جائیں۔ تو اس کے اندر سزا کے بعد ایک جذبۂ کینہ اور غصّہ کا اس کے برخلاف پیدا ہوتا ہے اور ہرگز آئندہ کی اصلاح نہیں ہوتی۔ ۲۰ سال کی قید بامشقت اور ہزار بید پشت پر وُہ ندامت اور دل کی نرمی پیدا نہیں کر سکتے جتنا انسان کے اپنے نفس کی سچی توبہ۔ اور تمام خلائق کی لعنت ملامت وُہ اصلاح انسان کے اندرونہ کے نہیں کر سکتی جتنا تائب ضمیر کی روحانی گدازگی۔ اور ہزار آدمیوں کی ضمانتیں کسی انسان کو آئندہ کے لئے اس جُرم سے نہیں روک سکتیں جتنا سچی توبہ کے وقت کا دلی اقرار۔ جو وُہ اپنے خدا کے آگے سر جھکا کر کرتا ہے۔ کہ اب آئندہ مجھ سے ایسا فعل سرزد نہیں ہوگا۔ اور کوئی سخت سے سخت سزا کسی گنہگار انسان کو آئندہ کے لئے نیکوکار نہیں بنا سکتی۔ جتنا ایک سچے توبہ کرنے والے کا عہد۔ کہ میں ہمیشہ اس گناہ کی تلافی کے لئے اس کے بالمقابل کی نیکیاں نہ صرف خود کروں گا۔ بلکہ سوسائٹی میں سے اس بدی کی جڑ اکھیڑ کر نیکی کے پَودوں کی نشوونما کروں گا:۔

چنانچہ عبدالتوّاب نے ایسا ہی کیا اس کے تین دن جو توبہ استغفار میں گزرے۔ وُہ ایک جہنم کی سزا کے دن تھے ضمیر اس کو پھٹکار رہا تھا۔ اس کی عقل اس کو شرمندہ کر رہی تھی۔ اس کا دین اس کو ملامت کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ آخر اس نے سچی توبہ کا فیصلہ کر لیا۔ وُہ اس سے زیادہ رویا۔ جتنا کسی عدالت سے سزا پاتے پر روتا۔ اس کا عہد ہزار رجسٹریوں سے زیادہ پختہ عہد تھا۔ اور اس کی آئندہ زندگی ایسی پاک ہو گئی۔ جیسا بھٹی سے نکل کر سونا کُندن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہُوا۔ کہ نہ صرف اس نے اس گناہ سے، بلکہ ہر گناہ سے توبہ کی۔ اور آئندہ ہمیشہ وُہ لوگوں کی اصلاح میں مصروف رہا۔

بیسیوں شرابیوں سے اس نے شراب چھڑائی۔ اور سینکڑوں بداعمال اس کی صحبت میں بیٹھ کر نیک کردار بن گئے۔

گُناہوں کا حقیقی علاج توبہ ہی ہے

اب اے پادری اور مہاشہ صاحبان سچ بتایئے۔ کہ گناہ کی سزا عبدالتوّاب کو ملی یا اُن دوسرے دونوں صاحبوں کو جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ پھر یہ اعتراض کہ توبہ ایک بہانہ ہے۔ اور بے سزا کے گناہ کا معاف ہونا ایک بے ہودگی ہے۔ کہاں تک درست ہے؟ بات یہ ہے۔ کہ آپ کو خود کبھی سچی توبہ کی چاشنی نصیب نہیں ہوئی۔ میرے دوستو! فرق صرف یہ ہے کہ آپ کی تجویز کردہ سزا جسمانی اور ہلکی ہے اور توبہ کی سزا روحانی اور شدید ہے۔ آپ کی سزا کے بعد انسان پھر گناہ کرتا ہے بار بار کرتا ہے۔ بلکہ دلیر اور ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔ اور سچی توبہ کی سزا بھگتنے کے بعد نہ صرف وُہ خاص گناہ نہیں کرتا۔ بلکہ دوسرے گناہوں کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ اور نیکی میں ترقی کرتا ہے۔ خدا آپ کو بھی سچی توبہ نصیب کرے:۔

اُف وُہ ندامت! وُہ ذلّت کا احساس! وُہ دِل پگھل کر نکلنے والے آنسو! وُہ سوز و گداز! وُہ کلیجہ بھُون کر باہر نکلنے والی افسوس کی آہیں! اے آریہ مت والو! تم نے یہ خوفناک سزائیں دیکھی ہی نہیں:۔

وُہ اپنے آقا کے سامنے ہاتھ جوڑنا۔ وُہ اس کے پیروں پر سر رکھ کر گڑگڑا کر معافیاں مانگنا۔ وُہ قسمیں کھا کھا کر آئندہ اس کی نافرمانی سے بچنے کا عہد کرنا۔ وُہ ساری عمر تلافئ مافات کے طور پر نیک اعمال کرنے کی کوشش میں لگا رہنا۔ اے پادری صاحبان! آپ نے ان باتوں کی چاشنی چکھی ہی نہیں!!

پھر ایسی سچی توبہ کے بعد ضمیر پرسے بوجھ اُتر کر اس کا ہلکا ہو جانا۔ اور اپنے خدا میں اپنی پناہ اور ابدی راحت محسُوس کرنا۔ اور اس ربّ العالمین توّاب رحیم کا سچی توبہ کو قبول کر کے اس عاجز بندے کو قبولیت کا نشان دینا۔ اور رجُوع برحمت کر کے اس کی زندگی کو نیکی اور فضل سے معمور کر دینا۔ اور آئندہ گناہ سے بچنے کی طاقت بخشنا۔ اور ایسے تائب بندے کے ساتھ پہلے سے زیادہ محبت اور کرم اور رحم سے پیش آنا۔ اس کی پردہ پوشی کرنا۔ اور اس کے گناہ کی سزا سے اُسے محفوظ رکھنا۔ اور اُسے روحانیت کے میدان میں بڑھنے کی قوت عطا فرمانا۔ اے تائب احمدی مسلمانو، تمہارے سوا کوئی ان رازوں سے واقف ہی نہیں۔

سندھ کے احمدی احباب سے خطاب

احباب کرام! آپ سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ تبلیغی میدان میں کماحقہٗ کامیابی تنظیم کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ سندھ کے بعض علقوں میں احمدیت کے دُشمن شریعت۔ اخلاق اور مروجہ قانون سے لاپروا ہو کر اپنی بداخلاقیوں کے مظاہرے کر رہے ہیں اور اس میں بھی کوئی شُبہ نہیں۔ کہ اس وقت تک حکومت سندھ اور شرفاء ان کمینہ دُشمنوں کی امن شکن اور اخلاق سوز حرکات کو روکتے رہے ہیں۔ لیکن بعض اوقات اگر ذمہ وار افسروں اور پبلک کے کانوں تک اپنی آواز پُوری طاقت اور صحیح طریق سے نہ پہونچائی جائے۔ تو نتائج خاطر خواہ پیدا نہیں ہوتے اور اس طرح ممکن ہے۔ بعض ایسی باتوں کا تدارک نہ کیا جا سکے۔ جن کا سدّباب بموجب

سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل

اسی وقت سے متعلق ہو۔ مومن کو اپنے ماحول سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ پس اگر ابھی سے ہم نے خوابِ غفلت کو خیرباد نہ کہا۔ تو ہزاروں روحوں کو شیطان کی قید میں محبوس کرانے کے جُرم میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر بزرگانِ سلسلہ کی شان میں بدزبانی سننے کے عذابِ الیم کی سزا پائیں گے اس وقت ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ایک شہر کی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہے۔ اور وُہ چیخ و پکار کرتی ہے۔ تو دوسری جماعتیں بالعموم "ہنوز دلّی دُور است" کے مقولہ پر عمل کرتی ہیں۔ دُشمن کی کوشش یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچا کر ان کی عملی قوت کو کمزور کریں۔ اور عوام میں احمدیت کے خلاف جذبہ نفرت اس حد تک پیدا کر دیں۔ کہ گویا وُہ اُن کا طبعی تقاضا بن جائے۔ پس قبل اس کے کہ دُشمن اپنا کام پورا کرے ہمیں بیدار ہونا چاہیئے۔

بنا بریں میں سندھ کی تمام جماعتوں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ فی الفور ایک صوبجاتی انجمن قائم کر کے منظم اور متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔ تاکہ ہم جلد سے جلد تر بیماری کے جراثیم کی تباہی کے لئے تریاق پیدا کر کے سندھ کو شیطانی وبا سے محفوظ کر سکیں۔ دوستو یاد رکھو۔ تدابیر حفظ ماتقدم۔ علاج سے ہزار درجہ بہتر اور مفید تر ہوتی ہیں۔

پیشتر ازیں سندھ پراونشل لیگ قائم ہو چکی ہے۔ مگر غالباً اس کی نظر آل انڈیا نیشنل لیگ کی طرف لگی ہوئی ہے۔ کہ کب آل انڈیا لائحہ عمل تیار ہوتا ہے۔ اور ہمیں اس پر عمل کرنے کا ارشاد ہوتا ہے۔ حالانکہ انہی ایام میں چند ایسے اہم امور وجود پذیر ہُوئے ہیں۔ جن کی طرف لیگ کو توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ مقامی ضروریات کے پیش نظر اگر کوئی لیگ قدم اٹھائے۔ تو آل انڈیا لیگ اُسے منع نہیں کرتی۔ پھر بھی سندھ کی لیگیں آج تک خاموش رہی ہیں۔ بعض نہایت اشتعال انگیز ٹریکٹ لکھے گئے۔ جن کے خلاف متفقہ آواز اٹھانا لازمی امر تھا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اس وقت نئے آئین کے ماتحت انتخابوں کی مہم جاری ہونے والی ہے۔ سندھ نیشنل لیگ کو چاہیئے۔ کہ تمام ماتحت لیگوں کو منظم کر کے ہدایت دے کر ہر جماعت مرکز کی منظوری کے بعد کسی شخص کی تائید کے لئے وعدہ کرے۔ غرضیکہ اگر پراونشل لیگ زیادہ مستعدی سے کام لے تو کئی امور ایسے ہیں۔ جو اس کی توجہ سے بہتر صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ جمود کی حالت بجائے دلچسپی اور تنظیم کے بددلی اور انتشار پیدا کرے گی۔ لہٰذا ہمیں جلد ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔

مجھے امید ہے۔ کہ وُہ انجمنیں جو اپنی تعداد اور علمی اہلیت کے لحاظ سے اپنے آپ کو مرکزی انجمن بننے کا حقدار سمجھتی ہیں۔ وُہ فوراً میدانِ عمل میں آئیں گی۔ اور اگر کوئی انجمن پیشتر ازیں صوبجاتی انجمن قرار پا چکی ہے۔ تو اسے تنظیم کا کام فی الفور شروع کر کے عنداللہ و عندالناس ماجور ہونا چاہیئے۔ بلیغ

بلادِ ترکیہ میں ایک احمدی مجاہد کا سفر

انگورہ اور استنبول کے مختصر دلچسپ حالات

انگورہ میں آمد

میں ۱۹ اپریل کو قادیان سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت البانیہ میں تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ اور آخر ایک دن صبح کے وقت انگورہ میں جو کہ بلاد ترکیہ کا دار السلطنت ہے۔ اپنے ایک عرب رفیق کے ساتھ وارد ہوا۔ گاڑی سے اترتے ہی بہت سے لوگ میرے ارد گرد جمع ہو گئے۔ میرا ساتھی کسی قدر ترکی زبان سے واقف تھا۔ اس نے ایک ہوٹل والے سے بات چیت کر کے فیصلہ کر لیا۔ اور ہم موٹر میں بیٹھ کر شہر میں داخل ہوئے۔ راستے میں جو بھی دیکھتا حیران رہ جاتا۔ کیونکہ میں ہندوستانی لباس میں تھا۔ اور ڈاڑھی بھی تھی۔ یہاں لوگ، کوٹ پتلون زیب تن کئے سر پر ہیٹ لگائے۔ ڈاڑھی مونچھ دونوں صاف کئے ہوئے ہیں۔ موسم کے لحاظ سے کسی قدر ٹھنڈک تھی۔ پہلا دن ہوٹل میں ہی گزرا۔ دوسرے دن بعض ضروری کام سرانجام دینے کے لئے باہر نکلا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ لوگوں سے بات چیت کروں۔ لیکن زبان نہ جاننے کی وجہ سے مجبور تھا۔ اور عربی و انگریزی جاننے والے وہاں مفقود تھے۔ یا کم از کم میرے علم سے باہر تھے۔

مذہبی حالت

یہاں کے تمام لوگ حنفی المذہب مسلمان ہیں۔ مذہب کو بہت حد تک نظر انداز کر چکے ہیں۔ مساجد میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ لوگ نہایت قلیل تعداد میں آتے ہیں۔ کسی قدر بخارا کاشغر اور عرب کے لوگ جو کہ اپنی غربت اور تنگدستی کی وجہ سے مسجد کی رونق بنے رہتے ہیں۔ اتفاق سے ایک جمعہ بھی وہیں آگیا۔ جس میں اور بھی حالات معلوم کرنے کا موقعہ مل گیا۔ سب سے بڑی مسجد میں جمعہ میں لوگ پانچ سو کے قریب تھے بعض ننگے سر اور بعض کپڑے کی سیاہ ٹوپی پہن کر نماز ادا کرتے تھے۔

اذان ترکی زبان میں

جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکوں نے قرآن شریف کو ترکی زبان (لاطینی) میں تبدیل نہیں کیا۔ ہاں ترکی زبان میں ترجمہ اور کسی قدر تشریح ضرور کی ہے۔ اور یہ بات قابلِ اعتراض نہیں۔ اسی طرح نماز عربی زبان میں ہے۔ ہاں اذان اور اقامت ترکی میں ہے۔ اذان یوں دیتے ہیں۔

اللہ اکبر — اللہ — لا الٰہ
تانگری الو۔ تانگرمیدن باشکہ

الا اللہ — اعلم
یوک۔ ترتیہ جاٹ تنشیح

بلا ریب
سیشن بلیرم۔ وبالدیربیرم۔ تانگری

رسول اللہ محمد
نن ایلچیسی دِر محمد۔ حی دین صلاۃ

حی دین فلاح۔ تانگری الوباشکہ
یوک ترتیہ جاٹ

جنک میں مذہبی گفتگو

میرے پاس ٹامسن کک کا چیک تھا۔ وہ تبدیل کرنے کے لئے بنک میں گیا۔ وہاں ایک انگریزی جاننے والے سے گفتگو ہوئی۔ اس سے میں نے باتوں باتوں میں دریافت کیا۔ کہ میں جب ہندوستان میں تھا۔ تو میں نے سنا تھا۔ کہ ترکوں نے قرآن شریف اور نماز کو ترکی زبان میں تبدیل کر دیا ہے۔ کیا درست ہے؟ اس نے کہا پہلے مجھے یہ بتاؤ تم مسلمان ہو یا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ مسلمان ہوں۔ پہلے تو اس نے نہ مانا۔ آخر بار بار کہنے اور کلمہ پڑھنے سے مان گیا۔ اس نے کہا میں سمجھتا تھا تم یہودی ہو۔ (گویا ترکیہ میں داڑھی یہودیوں کی نشانی ہے) پھر میں نے پہلی بات دریافت کی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ سوائے اذان اور اقامت کے اور کچھ نہیں تبدیل کیا گیا۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگا ہم سمجھ نہیں سکتے۔ اس واسطے مجبور ہیں۔

دیانتداری کا ایک واقعہ

انگورہ سے جب میں قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہوا۔ تو راستے میں انگورہ سٹیشن پر ایک ریلوے کے ملازم نے قلی کو میرا سامان گاڑی میں رکھنے سے منع کر دیا۔ اس پر میں بہت حیران ہوا۔ میں نے اپنا ٹکٹ دکھایا اور ساتھ ہی ایک دوسرا کاغذ تھا۔ جس میں اس گاڑی پر سوار ہونے کے لئے کچھ زیادہ چارج کیا گیا تھا۔ اتنے میں اور ملازمین بھی آ گئے۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد میرا ٹکٹ ایک دوسرے آدمی کو دیکر دفتر میں بھیجا گیا۔ اس اثنا میں بعض لوگ۔ اور ریلوے کے ملازم مجھ سے ہمدردی کرتے اور کہتے رہے۔ کہ فکر کی کوئی بات نہیں۔ ابھی آپ گاڑی میں سوار ہو کر استنبول جائیں گے۔ کافی انتظار کے بعد میرا سامان گاڑی میں رکھا گیا۔ اور میں بھی سوار ہوا۔ لیکن ٹکٹ ابھی تک واپس نہ ملا تھا جب گاڑی چلنے لگی۔ تو ریلوے کے دو افسر اور چند لوگ دوڑتے آئے۔ اور میرا ٹکٹ اور ۵ روپے مجھے دیئے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ آخر ایک شخص سے عربی زبان سے معلوم ہوا۔ کہ زیادہ چارج کیا گیا تھا۔ اس کو واپس کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ لوگ دیانتدار ہیں۔

دعا کی تحریک

جس گاڑی میں میں سوار تھا۔ اس میں ایک مریض بھی تھا۔ جس کو اس کے بہت سے دوست اور بھائی استنبول علاج کے لئے لائے تھے۔ میں نے کچھ اشاروں میں اور عربی میں کہا۔ کہ دوائی کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا خدا سے دعا کرنے کا ہوتا ہے اس واسطے نمازوں میں اور دیگر اوقات میں اس کے لئے دعا کرو۔ ان میں سے ایک نے مجھے دعا کے لئے کہا۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اور یہ لوگ بڑی محبت کے اظہار کے بعد روانہ ہوئے

استنبول میں ہندوستانیوں سے ملاقات

استنبول میں ایک ہوٹل میں ٹھہرا۔ جو کسی قدر سستا تھا۔ شام کو ہوٹل والے کے ساتھ باہر گیا۔ کوشش کرنے سے معلوم ہوا کہ یہاں تین ہندوستانی ہیں جو کہ مدتوں سے یہیں رہتے ہیں۔ ان میں سے دو سے ملاقات ہوئی۔ جو بڑے سلوک سے پیش آئے۔ ایک کا نام عبد الرحمٰن ہے۔ جو قریباً ۸۰ سال کی عمر کا ہے۔ اور ۲۰ سال سے ترکی میں اور دیگر ممالک میں بود و باش رکھتا ہے۔ جناب سید شاہ ولی اللہ صاحب کو اچھی طرح جانتا ہے۔ فلسطین میں ان کے ساتھ رہا ہے۔ اس واسطے ہمارے سلسلہ سے واقف ہے۔

استنبول میں ایک عالم سے گفتگو

ایک دن شام کے وقت میں ہوٹل میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک شخص عالمانہ لباس میں ادھر آ نکلا۔ بڑی دیر تک میری طرف دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔ آپ کون ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ اور آگے جا رہا ہوں۔ میں نے کہا ترکی مسلمانوں کا ملک ہے یہاں سے بھی ہوتا جاؤں۔ مگر یہاں آ کر عجیب نظارے دیکھنے میں آئے ہیں

ترک۔ ہاں اسلام کی حالت یہاں پر آج کل ایسی ہی ہے (اشاروں میں) موجودہ بادشاہ آزاد ہے۔ اور عجیب عجیب حکم صادر کرتا ہے۔ جنہیں لوگ ماننے پر مجبور ہیں ؛

احمدی۔ اگر تمام لوگ مل کر بادشاہ وقت کو اسلامی اصول کی طرف توجہ دلائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ نہ مانیں۔

ترک۔ آپ چاروں اماموں کے مذہب میں سے کس مذہب کو مانتے ہیں۔

احمدی۔ میں چاروں کو مانتا ہوں۔ چاروں مسلمان تھے۔ ہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام اعظم تھے ؛

292

(اس پر بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ ترکی میں زیادہ حنفی نہیں)

احمدی۔ آپ لوگوں کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ ترک:۔ وہی جو آپ کا ہے۔ کہ آسمان پر ہیں۔ دوبارہ آئیں گے۔

احمدی۔ ہمارا تو یہ عقیدہ نہیں۔ ہمارا تو وہ عقیدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور حدیث سے ثابت ہے۔

ترک:۔ قرآن شریف تو آسمان پر بیان کرتا ہے۔ جیسے بل رفعہ اللہ الیہ۔ احمدی:۔ خدا کہاں ہے۔ ترک:۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔

احمدی۔ قرآن میں آسمان کا لفظ تو موجود نہیں۔ الیہ کا لفظ ہے۔ اور خدا ہر جگہ ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کس طرح مانے جائیں۔ اس پر ترک کے رفقاء نے اس سے پوچھا یہ کیا کہتا ہے۔ جب اس نے ترکی زبان میں جو کچھ میں نے کہا تھا بتایا۔ تو سب نے کہا (طبیعی طبیعی) یعنی درست ہے

احمدی:۔ قرآن شریف دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے رسول تھے سب فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عیسےٰ بھی پہلے تھے۔ وہ فوت ہو گئے۔ اسی طرح اور آیات بھی پیش کیں۔ اور بتایا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان چلے گئے تھے۔ وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی قبر موجود ہے

ترک:۔ حیرانی ہے! کہاں پر حضرت عیسےٰؑ کی قبر ہے۔

احمدی:۔ ہندوستان میں ایک ریاست کشمیر ہے۔ وہاں پہلے یہودی رہتے تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ان کو تبلیغ کرنے کے لئے گئے۔ اور وہیں ان کی وفات ہو گئی۔

ترک:۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ تو اب کون آئے گا؟

احمدی:۔ حضرت عیسےٰؑ کے آنے کا یہی وقت ہے۔ سو ہندوستان میں ایک شخص نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور مہدی ہوں۔ یہ جو میں نے آیات سنائی ہیں۔ یہ انہوں نے ہی ہم کو بتائی ہیں۔ اس پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو دکھایا۔

ترک:۔ یہ کس شہر کے ہیں۔

احمدی:۔ ہندوستان میں قادیان ایک گاؤں ہے۔

ترک:۔ مجھے آج کچھ کام ہے۔ اس واسطے اجازت دیجئے۔ کل آپ جامع مسجد میں ظہر کی نماز ادا کریں۔ اور یہ فوٹو بھی ساتھ لائیں۔ وہاں اور علماء بھی ہیں بہت اچھا ہو گا۔ اگر آپ تشریف لائینگے میں تو جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر بعض دوستوں نے کہا۔ کہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ اس لئے نہ جا سکا۔

چند متفرق باتیں

اس کے علاوہ اور لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ اخلاق لحاظ سے بڑے اچھے لوگ ہیں۔ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ ایک ترکی نوجوان کے ساتھ یونیورسٹی میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں لڑکے لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں بالکل انگریزی طریق پر سب کام ہیں۔ بوجہ لڑکوں کے امتحان کے کسی سے گفتگو نہیں ہو سکی سُنا ہے ترکی میں حج کرنے کے لئے کسی کو پاسپورٹ نہیں دیا جاتا۔ جس طریق سے دیا بھی جاتا ہے۔ وہ نہ دینے کے برابر ہے جو لوگ حج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کئی ماہ قبل بہانے بنا کر کسی دوسرے ملک کا پاسپورٹ حاصل کرتے ہیں۔ کسی کو روپیہ باہر بھیجنے کی اجازت نہیں۔ کماؤ اور کھاؤ۔ اکثر اشیاء ملک میں تیار کرتے ہیں۔ جن چیزوں کی باہر سے ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے بدلے میں جنس دیتے ہیں۔ روپیہ نہیں دیتے۔ ہاں کوئی خاص چیز ہو۔ تو روپیہ بھی دے دیتے ہیں۔ سفر میں ٹکٹ کے علاوہ ایک انسان دو سو روپیہ لے جا سکتا ہے۔ پہلے چھٹی کا دن جمعہ تھا۔ آجکل اتوار ہے۔ سکولوں میں فرانسیسی۔ انگریزی اور دوسری زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ عربی کسی سکول میں نہیں پڑھائی جاتی۔ عورتوں کا لباس یورپین طرز کا ہے۔ پردہ بالکل اڑا دیا گیا ہے۔ دفاتر میں ٹائپ کا کام عورتوں کے سپرد ہے۔ بازاروں میں آزادانہ طور پر عورتیں مردوں کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے پھرتی ہیں۔ اکثر لوگ ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد الدین مولوی فاضل

سی۔ پی کے سیلاب زدہ علاقہ کی تباہی

آٹھ سو میل کے رقبہ میں سات سو دیہات زیر آب ہیں

چھپرا۔ ۱۹؍اگست۔ سیلاب زدہ علاقہ میں دورہ کرنے کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے خاص نمائندے نے اپنا بیان شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آٹھ سو میل کے رقبہ میں سات سو کے قریب دیہات قطعی طور پر زیر آب ہیں۔ گنتی۔ برولی۔ رگھوناتھ پور سہسوان۔ سانجھی۔ ریول گنج۔ اکما۔ گرکھا کے علاقے بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ضلع سارن کے ہزاروں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور انہیں امداد کی بے حد ضرورت ہے جو کچھ ان کے پاس تھا۔ سب کچھ پانی کی نذر کر بیٹھے ہیں۔ اور آدمی روپیہ۔ اناج۔ مویشی اور فصلیں سب برباد ہو چکی ہیں۔ وہ اپنی اس زبوں حالی پر اشک حسرت بھی نہیں بہا سکتے۔ حکومت کی طرف سے خوراک کی تقسیم کا انتظام ہے۔ لیکن اس امداد سے ان کی تمام تکلیفات کا مداوا نہیں ہو سکتا۔ ان کے سامنے فاقہ کشی کی بھیانک صورت نظر آتی ہے۔ متاثرہ علاقہ میں وبائی بیماریاں پھوٹ پڑی ہیں۔ اور لوگ دھڑا دھڑ ان بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہیں اپنی رُوح اور جسم کو وابستہ رکھنے کے لئے ہر قسم کی فوری امداد کی ضرورت ہے۔

مسٹر گابا کی ضمانت

جس دن مسٹر گابا کی درخواست ضمانت منظور ہو گئی۔ موچی دروازے کے مرد مجاہد نے سستی شہرت حاصل کرنے کا اعلان کر دیا۔ کہ جب تک مسٹر گابا ضمانت پر رہا ہو کر باہر نہ آ جائینگے اور خود اپنے ہاتھ سے مجھے کھانا نہ کھلائیں گے۔ میں کچھ نہ کھاؤنگا۔ کرنا خدا کا کیا ہوا۔ کہ مسٹر گابا کی ضمانت دینے کے لئے کوئی مسلمان آگے نہ آیا۔ موچی دروازے کے مرد مجاہد نے سات آٹھ گھنٹے تو انتظار کیا۔ لیکن آنتیں قل ھو اللہ پڑھنے لگیں۔ تو ایک مسلمان کو بلایا۔ اور کہا تم بھی کلمہ گو ہو۔ مسٹر گابا بھی کلمہ گو ہے۔ اس لئے میری نظروں میں تم دونوں برابر ہو۔ مسٹر گابا سے روٹی نہ کھائی۔ تم سے کھا لی۔ بات تو ایک ہی ہے۔ اس لئے ڈالو میرے منہ میں لقمہ۔

اس مسلمان کے اعلان پر مسلمان اخبارات نے اس کی غیرت مندی پر داد دی تھی۔ ہمارے خیال میں اب عقلمندی پر داد دینی چاہئے اگر عقلمند نہ ہوتا۔ تو کبھی کا شہیدوں میں مل گیا ہوتا۔

”انقلاب“ لکھتا ہے۔ کہ مسلمان مسٹر گابا کی اس لئے ضمانت نہیں دیتے کہ ... ہندوؤں نے ان کے متعلق یہ افواہ اڑا دی ہے۔ کہ وہ رہا ہو کر فرار ہو جائیں گے۔ اور اس طرح ضمانت ضبط ہو جائے گی۔

یو۔ پی کے مشہور اخبار ”ہمدم“ کے نامہ نگار کا بیان اس سے بالکل مختلف ہے وہ لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا وفد میاں نصیر الدین خلیفہ شجاع الدین خواجہ فیروز الدین۔ ملک محمد دین۔ اور میاں عبد العزیز بیرسٹر کے پاس گیا۔ انہوں نے ضمانت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ نواب شاہنواز خان آف ممدوٹ بھی ضمانت کے لئے تیار نہیں۔ (نواب ممدوٹ وہی صاحب ہیں) جنہوں نے شہید گنج کے سلسلہ میں مقدمہ دائر کرنے کے لئے شہید گنج لیگل ڈیفنس کمیٹی کو چند سو روپے دیئے تھے اور اشٹامپ لکھوا لیا تھا۔

کیوں کسی نے ضمانت نہ دی۔ اس کی وجہ ”ہمدم“ کی زبانی سنیئے جو لکھتا ہے۔ ”کئی ایک (مسلمان) کہتے ہیں۔ کہ سو جیل وہ اڑائے اور ضمانتیں ہم دیں۔“ ضامن نہ ملنے سے مسٹر گابا کے دل پر جو گزری ہے۔ اسے کوئی کیا جانے۔ لیکن ہمدم لکھتا ہے۔ کہ مسلمان یہ کہتے سنے گئے ہیں۔ کہ بیچارہ اسی لئے مسلمان ہوا تھا۔ یہ تمنا بھی پوری نہ ہوئی۔ (پرتاپ ۲۱؍اگست)

مسلمان لیڈروں کے خلاف مسٹر جناح کا بیجا غیظ و غضب

مسٹر جناح نے مختلف صوبوں میں مجوزہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی ناکامی کو دیکھ کر پنجاب کی یونینسٹ پارٹی اور یوپی کی نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی کو جن الفاظ میں مطعون کیا ہے۔ وہ فی الحقیقت قابل افسوس ہیں مثلاً انہوں نے کہا کہ ان میں "بدترین نقطہ ہائے نگاہ کے حامل لوگ اور بدترین افراد شامل ہیں"۔ مسٹر جناح کے اس طریق عمل پر انگریزی معاصرین "ایسٹرن ٹائمز" اور "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں جو تبصرہ کیا ہے۔ اس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

"ایسٹرن ٹائمز" ۱۸ اگست "ایک شرانگیز اور غلط تحریک" کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے۔

مسٹر جناح اس امر میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ وہ تعمیری سیاسی کام کے لئے تنظیم ملت کی ضرورت پر مسلمانوں کے خیالات کو متحد کرنے کی کوشش کریں لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ان کا طریق عمل اس قدر عاقبت نااندیشانہ ہے۔ کہ اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نکل نہیں سکتا۔ کہ کامیابی کی صورت میں وہ مسلمانوں کی صفوں میں اور زیادہ انتشار پیدا کر دے۔ اور ناکام رہنے کی صورت میں لیگ کو جو کئی سال سے حالت نزع میں چلی آ رہی ہے اور زیادہ کمزور کر دے۔ جب مسٹر جناح نے لیگ کی صدارت قبول کی۔ تو یہ امید کی گئی تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی تنظیم کے لئے اپنی اعلیٰ قابلیتوں کو عمل میں لائیں گے۔ تاکہ مسلمان ایک ایسی طاقت بن جائیں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے قائم ہونے والی جدید اصلاحات میں خود اپنے لئے نیز ملک کے لئے مفید ثابت ہو۔ لیکن بدقسمتی سے مسٹر جناح نے تنظیم کا ایسا طریق اختیار کیا ہے جس کا مسلم سیاسیات کے

مضبوط موجودہ رجحانات کے خلاف ہونے کے باعث ناکام رہنا لازمی امر ہے۔

مسٹر جناح کی پارلیمنٹری بورڈ قائم کرنے کی سکیم اس لئے ناکام رہی۔ کہ اس میں صوبجاتی مسلم سیاسی جماعتوں پر مرکزی جماعت کی مرتبہ مطلق العنانہ پالیسی ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تھی۔ نیز اس میں یہ کوشش کی گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کی سیاسی جماعتوں کو قومی خطوط پر قائم کرنے کی بجائے فرقہ وارانہ بنا پر قائم کیا جائے۔

بایں ہمہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اپنی مجوزہ سکیم کی ناکامی سے کشیدہ خاطر ہو کر مسٹر جناح اور ان کے ہم نوا ایک کمزور اور ناکام نصب العین کی تائید میں دلائل کی بجائے دشنام طرازی کا طریق اختیار کر رہے ہیں۔ مگر اس بات سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ ان مسلم جماعتوں کو جنہیں مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہے۔ "رجعت پسند" اور "عہدوں کی متلاشی" قرار دیا جائے۔ یا ان کے متعلق یہ حیرت انگیز غلط بیانی کی جائے۔ کہ جمہور مسلمانوں کی ان جماعتوں میں "وہ لوگ شامل ہیں جو بدترین زاویہ ہائے نگاہ کے حامل اور بدترین افراد ہیں"۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر عہدوں کا حصول ان کے حیطۂ اقتدار میں ہو تو مسٹر جناح اور ان کے ہم نوا انہیں مسترد نہیں کریں گے۔ اس لئے عہدوں کے متلاشیوں کا ذکر فضول ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی "بدترین نقطہ ہائے نگاہ کے حامل بدترین لوگ" ہیں۔ جنہیں جمہور مسلمانوں کی تائید حاصل ہے۔ اور یہ ان پر مسلمانوں کے اعتماد کا ثبوت ہے۔ اس کے برعکس لیگ عرصہ سے سوائے اپنے عہدیداروں کے باہمی ثناخوانوں کی سوسائٹی کی نمائندہ ہونے کے اور کسی کی نمائندہ نہیں رہی۔

اگر مسٹر جناح حقیقی طور پر عامۃ المسلمین کو منظم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ قوم کے رہنماؤں کو اس طرح تشنۂ مطاعن بنانے کی غیر موزوں کوشش

کو ترک کر دیں۔ اور ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ان کے ساتھ متحد العمل ہوں۔ مسلمان سوئے ہوئے نہیں۔ ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور ان میں یہ جاننے کی کافی اہلیت موجود ہے۔ کہ کونسے رہنماؤں پر اعتماد کرنا چاہیئے اور کونسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ مسٹر جناح سمجھ سے کام لیتے ہوئے اپنی افتراق انگیز تحریک کو ترک کر کے متفقہ خطوط پر کام کرنے کے لئے دوسرے مسلم رہنماؤں سے اشتراک عمل کریں۔ فرقہ وارانہ پارٹیوں کے دن گزر چکے ہیں۔ مسٹر جناح خود تسلیم کرتے ہیں کہ "یہ زیادہ آسان ہے۔ کہ دو قوموں کے قابل ترین اشخاص ایک جگہ مل کر بیٹھیں۔ اور قومی امور کا فیصلہ کریں"۔ اور یہی وہ طریق عمل ہے جو بہت سے صوبجاتی مسلم رہنما اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی وہ لائحہ عمل ہے۔ جس پر آئندہ مسلمانوں کو عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۱۸ اگست اپنے ایک شذرہ میں لکھتا ہے ظاہر ہے۔ مسٹر جناح کو مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے قیام کی سکیم کے متعلق پنجاب یونینسٹ پارٹی اور یوپی کی نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی کا طرز عمل سخت ناگوار گذرا ہے انہوں نے ان دونوں جماعتوں کو غیر مبہم الفاظ میں اپنے حملہ کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ ان میں "بدترین نقطہ ہائے نگاہ کے حامل لوگ اور بدترین افراد شامل ہیں"۔ سیاسی تنازعات میں اس قسم کے غیر محتاط بیانات کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ لیکن بلاشبہ وہ دلائل کا کام نہیں دے سکتے۔ مسٹر جناح نے ہمیں ان اسباب سے آگاہ نہیں کیا جن کی بنا پر انہوں نے پنجاب کی یونینسٹ پارٹی یا یوپی کی نیشنل اگریکلچرل پارٹی کے ارکان کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ لیکن اگر ہم غلطی نہیں کر رہے تو مسٹر جناح نے خود تین اشخاص یعنی نواب صاحب چھتاری۔ نواب زادہ لیاقت علی خان اور سر محمد یوسف کو جو اس وقت نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی کے ستون ہیں۔ اپنے پارلیمنٹری بورڈ کے بہترین ارکان کے طور

پر منتخب کیا تھا۔ نواب زادہ لیاقت علی خان آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے جنرل سکرٹری بھی ہیں۔ جس کے صدر مسٹر جناح ہیں۔ مسٹر جناح کے پارلیمنٹری بورڈ کے یہ ارکان اس سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ لوگوں کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مسٹر جناح نے میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کو لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا ہم نوا بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور یہ خواہش ظاہر کی کہ میاں صاحب مرحوم پنجاب کے پارلیمنٹری بورڈ کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ لیکن مسٹر جناح کی اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے میاں سر فضل حسین صاحب نے نہایت صراحت کے ساتھ پارلیمنٹری بورڈ کے قیام کے لئے مسٹر جناح کی پالیسی کو غیر معقولیت پر مبنی قرار دیا۔ بایں ہمہ مسٹر جناح نے لاہور میں اپنا پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ وہ اب بھی مایوسی کی اس ٹیس کو محسوس کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے اس وقت محسوس کی تھی۔ جبکہ میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم اور پنجاب کے دوسرے مسلم اکابر نے جو میاں صاحب موصوف کے حامی تھے۔ لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے متعلق مسٹر جناح کی پالیسی کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کر دیا تھا ابھی یہ معلوم نہیں۔ کہ مسٹر جناح پنجاب یونینسٹ پارٹی اور نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی کے متعلق اور کیا کچھ کہیں گے۔ لیکن ان دونوں پارٹیوں کے متعلق ان کی موجودہ نکتہ چینی ان کے سابقہ طرز عمل کی آئینہ دار نہیں۔ اور بظاہر یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ مسٹر جناح نے ان مسلمانوں کے متعلق جنہیں کل خود انہوں نے اپنے پارلیمنٹری بورڈ کی رہنمائی کے لئے منتخب کیا تھا۔ وہ کچھ کہا ہو۔ جو ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

ایک استاد

منشی محمد رحیم الدین صاحب جو نہایت مخلص احمدی اور ۳۱۳ صحابہ سے ہیں باوجود ستر سالہ عمر ہونے کے قویٰ مضبوط ہیں۔ بیکار رہنا پسند نہیں کرتے بچوں کو اردو فارسی اور قرآن کریم اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں۔ یہ کام کرتے رہے ہیں۔ ضرورتمند [illegible] قادیان سے خط و کتابت کریں

انجمن اُردو پنجاب کی امداد کی ضرورت

حامیانِ زبانِ اُردو سے اپیل

غالباً آپ کو اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ چند اصحاب نے جن میں علاوہ روزانہ اخبارات اور علمی و ادبی رسائل کے، ایڈیٹروں کے، کالجوں کے پروفیسر اور ملک کے بعض سربرآوردہ رہنما بھی شامل تھے۔ انجمن اردو پنجاب کی بنیاد رکھی:

اس انجمن کا مقصد موجودہ ہنگامہ خیزی کے دور میں ہر جائز ذریعے سے اردو کا تحفظ و استحکام اور ترقی و ترویج ہے:

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہندی والے ہندی کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں؟ وہ ایک مقامی زبان کو جو مدت سے ملک کے ایک مخصوص حصے تک محدود رہی ہے۔ ہر ممکن طریقے سے سارے ملک کی زبان بنانے پر مُصر ہیں۔ بلکہ ان کی ایک روز افزوں جماعت اردو سے ہر جگہ اس کی جائز و مسلم حیثیت چھیننے پر تلی ہوئی ہے:

شاید آپ نے اخبارات و رسائل میں مولوی عبدالحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو کا وہ نہایت اہم بیان پڑھا ہو۔ جس میں انہوں نے ہندی کی آل انڈیا انجمنوں "ہندی ساہتیہ سمیلن" اور "بھارتیہ ساہتیہ پرشد" کے اپریل ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ کیونکر مہاتما گاندھی جیسے انصاف پسند رہنما بھی "ہندی یا ہندوستانی" کے فارمولے کے ذریعہ سے ہندی کو بڑھانا اور اردو کو گرانا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہکر کہ "اردو زبان مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے مسلمان چاہئیں تو اسے رکھیں اور پھیلائیں"۔ اردو کو گویا ملک بدر کر رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خود مسلمانوں نے اردو پر اپنی مہر لگا کر اسے محض اپنے لئے مخصوص نہیں کر لیا۔ بلکہ ہندوؤں کا ایک ذمہ وار گروہ اردو کو ٹھکرا کر مسلمانوں کو یہ سمجھنے پر مجبور کر رہا ہے۔ کہ اگر وہ اردو کی حمایت نہ کریں گے تو اردو ملیا میٹ ہو جائے گی:

اس کے اصلی معنی یہ ہیں۔ کہ مذہبی سیاست کے اس زمانے میں یہ آواز بلند کی جارہی ہے کہ ہندوؤں کے قدیمی تمدن کا تحفظ محض ہندی زبان کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ اسلئے اس کا احیاء و استحکام ہندوؤں کا مذہبی و ملکی فرض ہے اس کا رسم خط خالص ہندوستان کی پیداوار ہے۔ اسکے مقابلے میں اردو فقط مسلمانوں کی زبان اور فقط انہیں کی غیر ملکی تہذیب کی علمبردار ہے۔ اور اس کا رسم خط علاوہ ناقص ہونے کے اجنبی اور ناقابلِ قبول ہے۔

ان محبانِ وطن کو کون سمجھائے کہ اپنے عزیز وطن کو دو ہزار سال پیچھے کی طرف دھکیلنا اور گھسیٹ لے جانا نہ عقلمندی ہے نہ خدمتِ وطن اور نہ یہ ممکن العمل ہی ہے۔ مسلمان بھی اگر آج فارسی عربی کو اردو پر ترجیح دینے لگیں تو یہ ان کی کوتاہ اندیشی ہوگی۔ اردو ہندو مسلمانوں کی مشترک میراث تھی۔ اور مدت سے ان دونوں کی مشترک زبان رہی ہے۔ اس جداگانہ زندگی جداگانہ نیابت اور جداگانہ طرزِ عمل کے زمانے میں لے دے کر ایک زبان مشترک رہ گئی تھی۔ سو وطن کے فداکار اس کے سر پر بھی اپنی تلوار کھینچے آمادہ پیکار نظر آتے ہیں حیف ہے ایسی نام نہاد "وطن پرستی" پر:

اس حال میں ہم سب کے لئے۔ ہم میں سے ایک ایک فرد کے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی محبوب ترقی یافتہ زبان کو جو قوم و ملک کی زبان ہے۔ جس کا رسم خط جس کی شاعری جس کا علم ادب ہمارے تمدن اور ہماری روایات کا حامل ہے۔ جسے ہمارے بزرگوں نے اپنے روز و شب کی مساعی میں پسینہ بہا بہا کر فروغ دیا ہے محفوظ رکھیں۔ اُسے دشمنوں کے وار سے بچائیں۔ اسے ترقی دے کر اقوام عالم کے ایوان میں وہ جگہ دیں۔ جس کی وہ ہر طرح سے مستحق ہے اور ہو سکتی ہے۔ اور محض تحفظ کافی نہیں ترقی لازم ہے۔ اس دور میں جو چیز آگے کو نہ بڑھے گی وُہ رک جائے گی گر جائے گی۔ گرا دی جائے گی

اس خوفناک مقابلہ و مجادلہ میں۔ اس سیاسی کشاکش میں کیا آپ اپنی زبان کی مدد نہ کرینگے کیا آپ اسے اس تباہی سے نہ بچائیں گے۔ جو ہمارے مخالفین کا مطمح نظر ہے۔

ہندی والوں کو دیکھئے وہ کس طرح اپنی زبان کو ترقی دے رہے ہیں۔ وہ اس کی نشر و اشاعت کے لئے لاکھوں روپے جمع کر رہے ہیں۔ ہزاروں ہندو خواتین ہندی کے رسالوں کی خریدار بن کر عملی طور پر ان کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ لاہور میں "تیس دن میں ہندی" کا نعرہ بار بار بلند کیا جارہا ہے۔ ہندی حروفِ تہجی کے نقائص دور کئے جارہے ہیں۔ ہندی ادب میں روز بروز نئے نئے اضافے ہو رہے ہیں۔

اردو کا درجہ ہندی سے کسی طرح کم نہیں صرف اسے اہلِ اردو کی منظم حمائت اور متفقہ کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کو اپنی اسلامی ہندوستانی تہذیب سے لگاؤ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں اپنے گلی کوچے میں اپنے شہر و صوبہ میں ہر جگہ اردو کا چرچا کیجئے۔ اپنے بچوں کو اپنے نوکروں کو اردو پڑھوائیے۔ اپنے شہر میں اپنے گاؤں میں اردو کی ایک انجمن قائم کیجئے۔ اگر قائم ہے تو اسے زندہ و مضبوط بنائیے۔ اگر زندہ ہے تو آپ حصہ لیجئے۔ اور اُسے زندہ تر بنائیے اور یاد رکھئے کہ اسی زبان کے ذریعے سے آپکو دورِ حاضرہ کی تازہ ترین تحریکات اور علوم و فنون سے بھی آگاہ ہونا ہے۔ وہ مُردنی جو ہمارے ادب پر چھا رہی ہے۔ اسے زندہ دلی اور سرگرمی میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ ایک بڑا کام ہے جس میں آپ کی علمی دلچسپی کی اشد ضرورت ہے:

آپ کی زبان کی اہمیت آپ کے لئے کیا ہے؟ کیا یہ ایک معمولی شاعروں اور مصنفوں اور اخبار رسالے والوں کی چیز ہے۔ جو آپ کے پاس بکری کے لئے آتی ہے۔ للّٰہ اسے محض اس تجارتی نقطہ نظر سے نہ دیکھئے۔ نہیں یہ وہ چیز ہے۔ جس کے ذریعہ سے آپ کے دل کی حالت آپ کے عزیزوں دوستوں کو اور دنیا بھر کو معلوم ہو سکتی ہے۔ جس سے آپ کی قدیمی تہذیب اور دنیا کے جدید ترین تمدن کا عکس آپ کو نظر آسکتا ہے۔

اگر کل آپ کی یہ عزیز زبان برباد ہو جائے تو آپ کا سارا ماحول بدل جائے۔ آپ ایسا محسوس کریں۔ گویا فضا میں ایک آندھی آگئی۔ جس سے آپ کا دم گھٹنے لگا۔ یا آپ اٹھا کر کہیں سے کہیں پھینک دیئے گئے ہیں۔ سو غافل نہ رہیئے اور آنے والے بلکہ موجودہ خطرے کا ابھی سے جلد سے جلد سدِّباب کیجئے۔ اپنی زبان کی حفاظت کیجئے اسے ترقی دیجئے۔ اس کی کمیوں کو پورا کیجئے اس کی خوبیوں کو اور چمکائیے۔

یہی وہ زبان ہے جس میں سر سید اور شبلی اور حالی اور آزاد اور سرشار اور غالب اور اقبال نے اپنے خیالات کے موتی بکھیرے یہی وُہ زبان ہے جس میں آپ کے سینکڑوں نوجوانوں کی زندگیاں اپنے اظہار کا ذریعہ ڈھونڈ رہی ہیں۔

آج اس عظیم الشان زبان کے تحفظ و استحکام اور ترقی و ترویج کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لئے ملک کے گوشے گوشے میں منظم جماعتوں کا قیام ہونا چاہیئے۔ ان جماعتوں کا کام بیسیوں تنخواہ دار اور سینکڑوں رضاکار کارکنوں کے ذریعہ سے ہوگا۔ اس کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔

ایک روپے کی جتنا بھی جمع ہو سکے۔ اور دوسرے محنت و توجہ کی جتنی بھی کی جا سکے۔ اور یاد رکھئے کہ اردو کی تعلیم سے صرف اردو کی ترقی نہ ہوگی۔ بلکہ اس سے آپ کی قوم کے پیر و جوان اور مرد و عورت سب ترقی کی راہ پر لگ جائینگے اور وُہ دماغی و روحانی کمال حاصل کر سکیں گے جس سے زندگی سچی اور تندرست زندگی بنتی ہے۔ ان اغراض کے پورا کرنے کے لئے لاہور میں انجمن اردو قائم کی گئی ہے۔ اس کی مدد یقیناً آپ کا قومی فرض ہے۔ آپ کیسے اس کی مدد کر سکتے ہیں۔

(۱) اردو کی نشر و اشاعت میں عملی طور پر حصہ لیجئے۔ یعنی اپنے شہر میں اپنے حلقے میں اپنے گھر میں۔ اردو کو فروغ دیجئے:

(۲) اس انجمن کے رکن پہلے خود بنیئے پھر اور بیسیوں سینکڑوں کو رکن بنائیے۔ انجمن کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ آپ یقیناً یہ قلیل رقم دے سکتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس سے بہت زیادہ رقم دے سکتے ہیں۔ پانچ دس۔ بیس۔ دس روپے جو کچھ جتنا بھی ہو سکے دیجئے اپنے دوستوں عزیزوں کو اپنے بچوں بچیوں کو اس انجمن کا رکن بنائیے۔ اور اپنی قومی ہمدردی و خود داری کا عملی ثبوت دیجئے ـــــ کب؟ آج ہی

نیاز مند شیخ احمد۔ بی اے (آکسن) بیرسٹرایٹ لا مدیر ہمایوں

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی سٹرائک

گزشتہ چند دنوں سے علی گڑھ کی فضا میں اتار چڑھاؤ پیدا ہو رہا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ ہر سال یونیورسٹی میں ایک دفعہ کسی دن جب کہ بارش ہو۔ Mud hunt ہوتا ہے۔ جس میں لڑکے اپنے روز مرہ کے لباس میں کمروں سے نکل آتے ہیں اور کھیل کود میں ایک دوسرے پر پانی اور کیچ اچھالتے ہیں مدت ہوئی یہ دستور یہاں شروع ہوا تھا اور اب تک چلا آتا ہے۔ گذشتہ ماہ کی ۲۶ تاریخ کو کیچ کا یہ کھیل یہاں کھیلا گیا۔ اسی سلسلہ میں وقار الملک ہال کے ایک ہوسٹل کے وارڈن محمد حاذق صاحب جو یہاں فارسی کے لیکچرر ہیں کے ایک مہمان کو بھی چند شوریدہ سر لڑکوں نے اٹھا کر پانی میں ڈال دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کی تہ بند کھول کر انہیں برہنہ بھی کر دیا۔ اس پر لڑکوں سے جواب طلب کیا گیا۔ اور بعد تحقیق اس لڑکے کی rustication ہو گئی۔ جس نے یہ حرکت کی تھی۔ اور اس کے مددگاروں میں سے ایک پر پندرہ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اس پر اندر ہی اندر مواد پک پکا کر چند لڑکوں کی تحریک سے وقار الملک ہال کے لڑکوں نے سٹرائک کر دی۔ اور اس طرح تین دن تک نہ وہ کالج آتے اور نہ ہی کھانا کھانے ڈائننگ ہال میں گئے۔

بلکہ چند لڑکوں نے جن کی تعداد پانچ چھ سے تجاوز نہیں کرتی۔ حقیقی طور پر مقاطعہ جوعی کر دیا۔ گزشتہ تین دن سے یہ کیفیت چلی آئی تھی۔ بہت سے پروفیسروں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ لیکن بے سود۔ آخر کل شام ۷ بجے Academic Council نے فیصلہ کیا۔ کہ کل چودہ اگست کو ۸ بجے صبح تک لڑکے اپنے معینہ کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیں۔ اور سٹرائک چھوڑ دیں ورنہ جو کالج میں حاضر نہیں ہوگا۔ اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد بنا داخلہ وغیرہ ادا کرنے کے بعد اور ان شرائط کے ماتحت داخل ہو سکے گا۔ جو Pro-Vice-Chancellor ضروری خیال کریں۔ اس نوٹس سے وقار الملک ہال کے لڑکے زیادہ پریشان ہو گئے۔ اور رات نو بجے وفد بنا کر سر سید ہال میں آئے ہنگامہ خیز تقریریں کیں اور لڑکوں کو ابھارا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ وقار الملک ہال کے Provost قریشی عبد المجید صاحب ان دنوں چھٹی پر ہیں اور ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ان کی جگہ کام کر رہے ہیں وہ آئے اور انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا کہ سٹرائک چھوڑ دو اور آئینی طور پر اپنے مطالبات پیش کرو لیکن لڑکوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اس پر وہ چلے گئے۔ دو گھنٹہ تک وقار الملک ہال کے لڑکے سر سید ہال میں آ کر شور و غل کرتے رہے۔ لیکن ان کی طرف سے انہیں کسی امداد کی امید نہ دلائی گئی۔ یہاں سے مایوس ہو کر وہ آفتاب ہال میں گئے۔ وہاں انہیں کسی قدر امداد حاصل ہوئی۔ اس اثنا میں سر سید ہال کے لڑکوں نے اپنے طور پر فیصلہ کیا۔ کہ انہیں دوسرے لڑکوں کی امداد کرنا چاہئیے۔ اس پر ان کا ایک وفد مرتب ہوا۔ اور اسی وقت قریباً رات کے بارہ بجے Pro-Vice-Chancellor کی کوٹھی پر گیا قریباً رات کے بارہ بج چکے تھے۔ وہاں انہوں نے وقار الملک ہال کی طرف سے تین مطالبات پیش کئے۔

۱۔ لڑکے کا rustication واپس لے لیا جائے۔

۲۔ ہوسٹل کے وارڈن محمد حاذق صاحب کو تبدیل کر دیا جائے۔

۳۔ پندرہ روپیہ جرمانہ معاف ہونا چاہئیے۔

اس پر P.V.C نے اصل واقعات لڑکوں کو بتائے اور کہا ایک لڑکے نے ہماری نگاہ میں ایک جرم کیا۔ ہمارے خیال میں اسکی جو سزا مناسب تھی وہ ہم نے اسے دی۔ اس پر اگر کوئی اعتراض تھا۔ تو چاہئیے تھا کہ وہ ایسی درخواست ہمارے پاس بھجواتے لیکن ہمارے علم و اطلاع کے بغیر ان لوگوں نے سٹرائک کر دی ہے۔ P.V.C نے ان لڑکوں کو بلایا کہ باہمی گفتگو سے معاملات کو سلجھا لیا جائے۔ لیکن ان لڑکوں نے جن کی ہمدردی کے لئے تم آئے ہو۔ اسکی بھی پرواہ نہ کی اور سٹرائک سے ہمیں دھمکانا چاہا اب جب تک سٹرائک نہ چھوڑینگے اور روزانہ پروگرام کو طبعی حالت پر نہ لے آئینگے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ پہلے سٹرائک بند کر دیں پھر ان مطالبات پر غور کیا جا سکتا ہے اس پر سر سید ہال کے سب لڑکے خاموشی سے واپس آ گئے۔ اسکے بعد رات بھر ہنگامہ ہوتا رہا اور وقار الملک ہال کے لڑکے یونیورسٹی کے دوسرے لڑکوں کو اپنی ہمدردی کے لئے اکساتے رہے۔ آج صبح کالج تھا وقار الملک ہال کے اکثر لڑکے نہیں آئے چند ایک آئے تھے۔ آفتاب ہال کے بہت سے لڑکے انکے ساتھ ہیں سر سید ہال کے کچھ لڑکے بھی اپنی امداد کا انہیں یقین دلا رہے ہیں لیکن بحیثیت مجموعی ابھی تک یہ ہال علیحدہ ہے جو لڑکا کلاس میں جاتا ہے م

Digitized by Khilafat Library Rabwah
غیر معمولی خوشی پر غیر معمولی رعایت
جو دوست اپنے خطوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی خریدیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملے گی
قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کی تکمیل اور نور کی پچیسویں سالگرہ کی خوشی پر ادویہ میں نصف کی رعایت دیجارہی ہے جو دوست ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ اگست ۳۶ء کو اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں حسب ذیل شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملینگی
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
ضعف بصر - ککرے - جلن - جالا - پھولا - خارش چشم - پانی بہنا دھند - غبار - پڑبال - ناخونہ - گوہانجنی - رتوندہ - ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر ... سے بھی بہتر پائیں گے - قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے ... قیمت ایک روپیہ چار آنے - محصول ڈاک علاوہ -
... مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے!
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا!
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
بال اڑانیکی خوشبودار دوائی
مچھر پروف
جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے - ۲ اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے، نصف قیمت دس روپے - محصول ڈاک علاوہ -
اکسیر بچگان
یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے، اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگاں" رکھا گیا ہے، اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے، اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے، قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ
ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب
T. 36.

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳۰ اگست۔ حکومت برطانیہ نے ہسپانیہ کو اسلحہ بارود اور ہوائی جہازوں وغیرہ کی برآمد کی کامل ممانعت کر دی ہے وہ لوگ جو اس حکم کی خلاف ورزی میں ہسپانیہ کو طیارے بھجوائیں گے۔ سخت سزاؤں کے مستوجب ہونگے۔

برلن ۳۰ اگست۔ حکومت ہسپانیہ کے ایک کروزر نے ایک جرمن جہاز کو جس میں سپین کے پناہ گزین سوار تھے راستہ میں روک لیا۔ اس سے جرمنی کے حلقوں میں اضطراب کی لہر پھیل گئی ہے۔ ہسپانوی جہاز نے جرمنی جہاز کو ٹھیرانے کے لئے تین توپیں چلائیں۔ اس کے بعد اس کی تلاشی لی معلوم ہوا ہے۔ حکومت جرمنی اس واقعہ کے خلاف زبردست احتجاج کرے گی۔ کیونکہ ہسپانوی جہاز نے ہسپانیہ کے بحری دائرہ اقتدار سے باہر ایک جرمن جہاز سے تعرض کر کے اور اس پر توپیں سر کر کے بین الاقوامی آئین کی خلاف ورزی کی ہے

ہنڈے ۳۰ اگست۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اردن اور سان سبیسٹین کے مقام پر شدید جنگ ہونے والی ہے۔ یہ جنگ اپنی شدت کے لحاظ سے ان تمام جنگوں سے زیادہ زبردست ہوگی جو ہسپانیہ کی موجودہ خانہ جنگی کے دوران میں ہو چکی ہیں۔ باغی فوجیں اردن کے قریب کوہستانی مورچوں پر قابض ہیں۔ اور ایک مقام پر تو سرکاری اور باغی فوجوں کے درمیان صرف ۲۰۰ گز کا فاصلہ ہے۔

امرتسر ۲۹ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پٹنہ میں گیارہ اچھوت اکالیوں کو جنہوں نے دہال کے گوردوارہ میں داخل ہونے کے لئے مورچہ قائم کیا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پنجاب کے اچھوت سکھوں نے بھی پچیس پچیس افراد کے دو جتھے بھیجے ہیں۔ تاکہ وہ پٹنہ کے مورچہ میں حصہ لے کر اچھوتوں کے مطالبہ کو زیادہ قوی بنا سکیں۔

کلکتہ ۳۰ اگست۔ اخبار "امرت بازار پترکا" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ اطالوی سمالی لینڈ کی ایک رجمنٹ نے اطالوی حکام کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس رجمنٹ کو لیبیا سے منتقل کئے جانے کے احکام صادر کئے گئے۔ جس سے سپاہیوں میں ہیجان پھیل گیا اور انہوں نے احکام کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ رات کے وقت باغی سپاہیوں اور وفادار فوجوں میں لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن باغی سپاہی صبح ہونے سے پیشتر مصری سرحد کو عبور کر کے مصری علاقہ میں داخل ہو گئے اطالوی حکومت نے مصری حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ ان باغیوں کو گرفتار کر کے اطالیہ کے حوالہ کر دے۔ لیکن حکومت مصر نے اس درخواست کو ماننے سے انکار کر دیا ہے

لنڈن ۳۰ اگست۔ سفیر ہسپانیہ کا بیان ہے کہ حکومت ہسپانیہ نے مجھے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ حکومت زہریلی گیس کے بم استعمال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور ۳۰ اگست۔ آج دیوان برہمنا تھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مدیر "نیرنگ" کے خلاف اختر علی خان کے دائر کردہ مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کی سماعت ہوئی۔ اور گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ اختر علی خان کا بھی بیان قلم بند ہوا۔ عدالت نے مدیر "نیرنگ" کے نام سمن جاری کرنے کا حکم صادر کیا۔ مقدمہ ۴ ستمبر پر ملتوی ہوا۔

لزبن ۳۰ اگست۔ ایک پرتگالی اخبار نویس کا بیان ہے۔ کہ دس لاکھ سے زائد مسلح اشخاص مصروف پیکار ہیں۔ متعدد دیہات میں حرمان زدہ عورتوں اور یتیم بچوں کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔

کانگڑہ ۳۰ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کانگڑہ کے دو دیہات میں ہیضہ سے ۱۵ اموات ہو گئی ہیں جس سے دیہات میں اضطراب پھیلا ہوا ہے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے انسدادی واحتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

بمبئی ۳۰ اگست۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے مسٹر راج گوپال آچاریہ کا استعفی منظور کر لیا ہے۔

برلن ۳۰ اگست جرمنی کی حربی طاقت کے متعلق اندازہ ہے۔ کہ اس کے پاس اس وقت ۱۹۱۴ء سے ڈیڑھ گن زیادہ باقاعدہ فوج موجود ہے۔ ۱۹۳۵ء میں ایک ارب پچاس کروڑ پونڈ سامان حرب پر خرچ کئے گئے۔ دو لاکھ مزدور دن رات طیارہ ساز کارخانوں میں کام کرتے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی تمام یورپ کی مجموعی فضائی طاقت کا مقابلہ کر سکتا ہے

ناگپور ۳۰ اگست امراؤتی میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور اب صورت حالات پرسکون ہے۔

اوسلو ۳۰ اگست۔ روس کے معتوب لیڈر ٹراٹسکی نے ناروے پولیس کے سامنے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی حکومت کے ارباب اقتدار نے میرے خلاف جو الزامات لگائے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں ؛

کوچین ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ تھیا قوم کے مشہور لیڈر ڈاکٹر عقیل نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔

لاہور ۳۰ اگست۔ جدید دستور اساسی کے ماتحت پنجاب کی ۱۱ فیصدی آبادی سے کچھ زیادہ اشخاص ووٹ دیں گے۔ اس وقت عارضی طور پر جو اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ دستور اساسی کے ماتحت ۲۶ لاکھ ۵۰ ہزار ووٹر ہونگے۔ جن میں تقریباً ایک لاکھ ۷۵ ہزار ووٹ عورتوں کے ہونگے۔ مسلمان ووٹروں کی تعداد ۱۳ لاکھ ۶ ہزار ۱۷۱ ہوگی۔

لنڈن ۳۰ اگست۔ برطانیہ کے ایک تباہ کن جہاز پر جو ملیلا کے نواح میں مقیم ہے۔ سوموار کو ہسپانیہ کی باغی افواج کے طیاروں نے غلط فہمی کے ماتحت بم باری کی۔ لیکن خوش قسمتی سے برطانوی جہاز بچ گیا۔ اس واقعہ کے بعد فوراً باغی لیڈروں کی طرف سے برطانوی حکام کو معافی نامے موصول ہوئے۔ جن میں افسوس کے اظہار کے علاوہ یہ بیان کیا گیا کہ انہوں نے برطانوی جہاز کو ہسپانیہ کی سرکاری فوج کا تباہ کن جہاز سمجھا۔

لاہور ۳۰ اگست۔ لالہ ہرکشن لال کی جائداد کے سرکاری رسیور خواجہ نذیر احمد صاحب کی عدالت میں لالہ ہرکشن لال کے قرضخواہوں کی طرف سے ان کے خلاف تین کروڑ بارہ لاکھ ۱۳ ہزار نو سو چھیاسٹھ روپے ۱۵ آنے ایک پائی کی ادائیگی کے مطالبات فائل کئے گئے۔ سرکاری تخمینہ کے مطابق لالہ صاحب کی جائداد سے تین لاکھ سے زائد رقم وصول ہونے کی توقع نہیں۔

لاہور ۳۰ اگست۔ آج مجسٹریٹ صاحب درجہ اول کی عدالت میں عبدالکریم شورش کے خلاف پیسہ اخبار سٹریٹ کے ایک جلسہ میں تہدید آمیز تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے مدیر "نیرنگ" پیش ہوئے۔ جب وہ شہادت کے لئے کمرہ عدالت میں آئے تو کمرہ عدالت کے باہر ان کے خلاف نعرے بلند کئے گئے۔ وکیل کی جرح کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا میں گھبرا گیا ہوں۔ اور میرا سر چکرا رہا ہے۔ مجھے سگریٹ پینے کی اجازت دی جائے۔ جس پر ایک قہقہہ لگا۔ وکیل صفائی نے کہا۔ استغاثہ کو چاہیئے کہ وہ گواہوں کے لئے عدالت میں ایک حقہ بھی مہیا کیا کرے ؛

برلن ۳۰ اگست۔ جرمنی کے بحری کمانڈر انچیف نے ہسپانیہ کی طرف سے جرمن جہاز کے ساتھ تعرض کئے جانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس قسم کے واقعات کے اعادہ سے باز رہنے کی سخت تنبیہہ کی ہے۔

اٹاوہ ۳۰ اگست بارش کی شدت کی وجہ سے گرد و نواح کے دیہات میں بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور متعدد بے خانماں ہو گئے ہیں ؛

امرتسر ۳۰ اگست گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۳ آنے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی